بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۷ ہجرت ۱۳۴۴ھ ش ـ ۲۵ محرم ۱۳۸۵ھ ـ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ـ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ـ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے

جو خدا کے لئے ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے اور وہ کبھی ناکام نہیں رہتا

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے ـ اُس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کیلئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا و رسولؐ سے موافقت کرتا رہا ـ گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے ـ یہ ایک عادت اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے ـ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے دُور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں اِدھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں ـ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست ـ پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے ـ محبت کرنیوالے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو محبت کرتا ہے وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور انکو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے ـ یہاں تک کہ ان کے کلام میں ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور انکی ہر بات سے برکت پاتے ہیں ـ امتِ محمدیہ میں اس کا بیّن ثبوت اس وقت تک موجود ہے کہ جو خدا کے لئے ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے ـ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا ـ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کر لے، نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچاوے امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا ـ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ـ خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو یاں ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا ـ" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

اخبار احمدیہ

○ — بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں ـ مکرم میر مسعود احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ ہیں ـ محترم میاں صاحب ایک ہفتہ تک انگلستان کی جماعتوں کا دورہ فرمائیں گے ـ اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ سکنڈے نیویا تشریف لے جائیں گے ـ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو ـ آمین (وکالت تبشیر)

○ — ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں :-

مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج مقامی اصلاح و ارشاد گزشتہ پندرہ بیس روز سے بخار سے پوری بیمار ہیں ـ مکرم مولوی صاحب سلسلہ کے دیرینہ اور مخلص خادم ہیں ـ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ـ اور خدمات سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے ـ آمین ـ

○ — کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی کی طبیعت اچانک زیادہ ناساز ہو گئی ہے ـ گو اب بخار اور کھانسی کی تکلیف تو نہیں لیکن تھوک میں خون آ رہا ہے جس سے تشویش ہے ـ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کریں ۔

○ — مورخہ ۲۷/۵/۶۵ بروز جمعرات پانچ بجے شام لجنہ ہال میں یوم خلافت کے سلسلہ میں مستورات کا جلسہ ہو رہا ہے ـ جس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی تقریر فرمائیں گی ـ جملہ بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں ـ (صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

○ — ربوہ — مستورات کے لئے جو درس قرآن کریم بیت العطاء (دار الرحمت وسطی) میں بدھ اور جمعرات کو ہوتا ہے ـ اس کا وقت آجکل ۵½ بجے بعد نماز عصر ہے ـ ہر روز ایک رکوع کا درس ہوتا ہے ـ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ـ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مئی ۶۵ء

صحیح توبہ اور اس کے نتائج

ایمان لانے کا جو حقیقی فائدہ انسان کو پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ایمان لانے سے انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایمان لانا محض منافقت ہے۔ ایمان لانے کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی گزشتہ تمام زندگی کو نئی زندگی سے بدل دیتا ہے اور تمام بدی کی راہوں سے پھر کر انسان ایک ہی نیکی کی راہ پر روانہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً بیعت میں داخل ہوتا ہے اور یہ تصور دیتا ہے کہ وہ نئی زندگی میں داخل ہو گیا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے پرانے ڈگر پر ہی چلا جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایمان لایا ہی نہیں اس نے بیعت کی ہی نہیں کیونکہ بیعت اور ایمان لانا تو ایک ایسی مرحلہ ہے جہاں سے انسان اپنی راہ چلتا ہوا ختم جاتا ہے اور جتنا آگے نکل چکا ہوتا ہے اتنا ہی پیچھے کی طرف واپس ہوتا ہے۔ یہ دراصل نہایت مبارک دن ہوتا ہے اور جو انقلاب رونما ہوتا ہے وہ انسان کی ہر حرکت سے ٹپکنے لگتا ہے۔

ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ ایک ملازم جو رشوت لینے میں بڑا مشہور تھا یکدم رشوت لینا بند کر دیتا ہے اور پھر کسی سے رشوت نہیں لیتا۔ یہی زندگی کا انقلاب ہے۔ ایک دوست جو رشوت لیا کرتا تھا جب احمدی ہؤا اور اس نے بیعت کر لی تو اس کی ذہنیت میں اتنا انقلاب آگیا کہ اس نے اپنی زمین بیچ کر ان لوگوں کو مال لوٹا دیا جن سے وہ رشوت لیتا رہا تھا وہ یاد کر کر کے ایک ایک کے پاس جاتا اور اس سے کبھی کسی کام کے تعلق میں اس نے جو رشوت لی ہوتی وہ اس کو واپس کر دیتا۔ چند ہی ماہ میں اس نے گویا اپنی تمام گزشتہ زندگی کے گناہوں کو اپنی روح سے دھو دیا وہ اگرچہ اس سے زائد واپس کرتا جتنا اس نے لیا تھا جیسے کہ اس نے قرضہ لیا ہو اور مع منافع واپس کر رہا ہو۔

یہ ہے حقیقی انقلاب جو توبہ سے انسان پر وارد ہونا چاہیئے تاہم اللہ تعالیٰ جو نہایت رحیم و کریم ہے ایسے لوگوں کے گناہ بخش دیتا ہے جو تلافی کی طاقت نہیں رکھتے بعض ایسے گناہ انسان سے سرزد ہوتے ہیں جن کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ کسی کا مال کھا لینا تو شاید واپس کیا جا سکتا ہے لیکن کسی کو ناحق ایذا دینا تو واپس نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ توبہ کرنے پر وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس نے کئے ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کون خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضبِ الٰہی سے نجات دے دے توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہد صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لئے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جا دے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پا لیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔

تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ ایک شخص جب کسی چیز کے حاصل کرنے سے بالکل مایوس ہو گیا ہے اور اس ناامیدی اور یاس کی حالت میں وہ اپنے مقصود کو پا لے تو اسے کس قدر خوشی حاصل ہو گی اس کا دل ایک تازہ زندگی پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث اور کتب سابقہ سے یہی پتہ لگتا ہے کہ جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ خوشی کی بات تو ہے ہی کہ انسان گناہوں کے نیچے دبا ہو اور ہلاکت اور موت ہر طرف سے اس کے قریب ہو۔ عذاب الٰہی اس کے کھا جانے کو تیار ہو کہ وہ یکایک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو بُعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آجاوے وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اس کے بندے سے کوئی غلطی اور کمزوری بھی ظاہر ہوئی ہے پھر بھی وہ توبہ کر کے امن میں داخل ہو جاوے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۸)

ہم جو احمدی ہیں ہمیں ہر وقت اس امر کا جائزہ لیتے رہنا ضروری ہے کہ کیا ہم نے وہ حقیقی انقلاب اپنی زندگیوں میں پیدا کیا ہے جو توبہ سے ہونا چاہیئے تھا۔ کیا ہم نے وہ تمام طور و طریق چھوڑ دیئے ہیں جو ہمیں ہلاکت کے گڑھے میں کشاں کشاں لے جا رہے تھے۔ اگر واقعی ہم نے بہ قلب ماہیت کر لی ہے تو ہم کو واقعی احمدی ہونے پر فخر حاصل کرنا چاہیئے ورنہ ایمان لا کر اگر کوئی انقلاب ہم میں پیدا نہیں ہؤا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اسی ہلاکت کے گڑھے کی طرف اور بھی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں جس سے بچ کر ہی ہم فلاح پا سکتے ہیں۔

آگے ٹلیں گے نہ پہلے ٹلے ہیں

ہم سوختہ جاں ہیں دل جلے ہیں
نمرود کی آگ میں ہم پلے ہیں

ہم کو فلک نے صد بار دیکھا
آگے ٹلیں گے نہ پہلے ٹلے ہیں

یہ چیخ ہے درد کی بتکدے سے
لو شیخ تم سوچو ہم تو چلے ہیں

دانش ورو خیر ان کو نہ چھیڑو
پاگل ہیں دیوانے ہیں باولے ہیں

کچھ بھی ہوں تنویر ہیں تو تمہارے
خواہ بُرے ہیں وہ خواہ بھلے ہیں

تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام

اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا جہاد

از مکرم عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور

تاریخ اسلام کی ایک درخشندہ مثال

رومیوں کے مقابل پر غزوہ تبوک پر روانہ ہونے سے پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے اخراجات کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چندہ کی اپیل کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضورؐ کے اس ارشاد پر بے مثل مالی قربانیوں کا مظاہرہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال پیش کر دیا۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوبکرؓ گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کچھ نہیں۔ مجھے خدا اور اس کا رسولؐ کافی ہیں۔

حضرت عمرؓ نے آدھا مال پیش کر دیا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار اونٹ پیش کر دیئے اور ساتھ ہی دس ہزار سپاہیوں اور دس ہزار اونٹوں کی خوراک کا خرچ بھی ادا کر دیا باقی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی توفیق سے بڑھ کر مال پیش کیا۔ غریب سے غریب مخلص نے بھی اپنا حصہ ادا کرنے میں خوشی محسوس کی۔ ہر مخلص مسلمان جب صحابہ رضی اللہ عنہم کی ان قربانیوں کا تذکرہ پڑھتا یا سنتا ہے تو اس کے دل میں حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش وہ بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں موجود ہوتا تو اپنا سب کچھ راہِ خدا میں پیش کر دیتا۔

آج بھی اسلام کے لئے صحابہؓ کی سی قربانیوں کی ضرورت ہے

آج بھی کفر و اسلام کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور آج بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم اور عاشق مثیل صحابہؓ کی ایک جماعت کو مالی جہاد میں حصہ لینے کے لئے پکار رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس جماعت کے افراد کو بھی یہ موقعہ دیا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنا مال پیش کریں۔ اور اپنے دلوں کی حسرت نکالیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ مثل الذین ینفقون اموالھم

فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مأۃ حبۃ ؕ واللہ یضٰعف لمن یشاء ؕ واللہ واسع علیم۔ (بقرہ آیت ۲۶۲)

(یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ ہی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں ایک سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ بہت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ گویا اللہ کے راستہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا سات سو گنا (بلکہ اس سے بھی زیادہ) اجر ملتا ہے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ خدا کے لئے مال خرچ کرنے والے کو اس مال سے کئی گنا مال ملتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس روپیہ میں اتنی برکت رکھی جاتی ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس میں مال کی نسبت کئی گنا زیادہ کامیابی ہوتی ہے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کو بھی اس امر کا تجربہ ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے انہیں کئی گنا مال عطا فرمایا۔ اور پھر ان کے ادا شدہ مال میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ اسلام کی تبلیغ میں حیرت انگیز طور پر کامیابی ہوئی ہے۔

آج جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے بیرونی ممالک میں اسلام کی اشاعت کے کام کو فخر کے طور پر پیش کرتی ہے۔ دوسرے مسلمان کہلانے والے افراد یا جماعتیں اس معاملہ میں کوئی ایک مثال اپنے کارنامے کی پیش نہیں کر سکے۔ کئی لوگ اس بات کو بار بار کہتے ہیں۔ کہ تبلیغ اسلام کا کام ہونا چاہیئے اور عیسائیت کی تبلیغ کو روکنے کے لئے موثر اقدام ہونا چاہیئے لیکن کسی جماعت کو یہ توفیق نہیں ملتی۔ کہ وہ عملی طور پر کوئی قدم اٹھائے یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام کی توفیق آج صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ اور یہی جماعت ہے جو ساری دنیا میں عیسائیت کو شکست دے رہی

ہے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے میں مشغول ہے۔ اس عظیم الشان کارنامہ میں تحریک جدید کا بہت (بڑا) حصہ ہے۔ جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۳۱ سال پہلے رکھی تھی۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ بہت سی مشکلات میں گھری ہوئی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر حضور نے جماعت احمدیہ کے مخلصین کے سامنے مالی قربانی کا مطالبہ پیش کیا۔ مخلصین نے حضور کی آواز پر لبیک کہی۔ اور کئی ایک نے صحابہ کرام کی سی قربانیوں کا مظاہرہ کیا۔ اور ابتک کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض زندگی بھر بڑھ چڑھ کر اپنا مال پیش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے حضور بلا لیا۔ ان کی جگہ لینے کے لئے نوجوانوں کی ایک اور جماعت تیار ہوئی۔ ان میں سے بھی کئی ایک نے پہلوں کا سا نمونہ پیش کیا لیکن بحیثیت مجموعی ابھی ان کا معیار اپنے پیشرو دستر اول کے بزرگوں سا نہیں ہے ان مخلصین کی توجہ کے لئے اور ان بھائیوں کی توجہ کے لئے جنہوں نے ابھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں کسی وجہ سے شمولیت نہیں کی ہے ذیل میں ایک مختصر خاکہ اس عظیم الشان کام کا رکھتا ہوں۔ جو تحریک جدید کی بدولت اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو تحریک جدید کے ذریعہ پورا فرمایا ہے۔ چنانچہ اس وقت بیرونی ممالک میں تبلیغ کا یہ نقشہ ہے۔

تبلیغی مراکز

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۰ ممالک میں ۱۳۶ تبلیغی مراکز قائم ہیں تبلیغ کے اس وسیع و عریض نظام کو دیکھ کر ہی ایک غیر از جماعت ایڈیٹر صاحب یہ اعتراف کرتے ہیں کہ

"آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں تبلیغی میدان پر احمدی حضرات قابض ہیں۔" (رسالہ ندائے حق)

مساجد

دنیا کے مختلف ممالک میں اس وقت ۳۱۱ مساجد ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ امریکہ ۳۔ انگلستان ۱ سوئٹزرلینڈ ۱ ہالینڈ ۱ جرمنی ۲۔ نائیجیریا ۲۵۔ غانا ۱۶۲۔ سیرالیون ۳۵۔ کینیا ۳۔ ٹانگانیکا ۲۔ یوگنڈا ۴۱۔ ماریشس ۶۔ فلسطین ۱۔ برما ۱۔ شمالی بورنیو ۳۔ انڈونیشیا ۷۰۔

مبلغین

اس وقت ہمارے ۶۱ مرکزی مبلغ ۶۵ مقامی مبلغ اور ۲۰ دیگر کارکن بطور مبلغ کام کر رہے ہیں۔

مدارس

ممالک بیرون میں ۵۷ کالج سکول جاری ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ٹرینیڈاڈ ۱۔ برٹش گی آنا ۱۔ نائیجیریا ۱۱۔ غانا ۲۰۔ سیرالیون ۱۶۔ لائبیریا ۱۔ کینیا ۱۔ یوگنڈا ۲۔ ماریشس ۱۔ فلسطین ۱۔ فجی ۱۔ انڈونیشیا ۱

تراجم قرآن کریم

قرآن شریف کا ۸ زبانوں میں مکمل ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ ۳ زبانوں میں ترجمہ زیر اشاعت ہے۔ مزید ۱۲ زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ اور ۳ زبانوں میں زیر تیاری ہے

اخبار و رسائل

اشاعت اسلام کے لئے بیرون ممالک میں ۲۲ اخبارات و رسائل ہیں۔

تراجم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا ۱۱ زبانوں میں ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ منن الرحمٰن اور حقیقۃ الوحی (ایک حصہ) اور درثمین کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوچکا ہے۔

ان کے علاوہ ۳۳ مبلغ باہر جانے کے منتظر ہیں۔ ۲ جگہوں (ٹنگاگو اور برٹش گی آنا میں) مساجد بنانے کا پروگرام ہے۔ قرآن کریم کے مزید تراجم کی طباعت زیر تجویز ہے۔ کینیا میں ایک سکول کھولنے کا ارادہ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے اقتباسات شائع کرنے کا پروگرام بھی ہے۔

ہماری تبلیغی جدوجہد کا اثر

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی اس جدوجہد کا یہ اثر ہے کہ خدا کے فضل سے عیسائیت کی تبلیغ ناکام ہو رہی ہے اور دجال کا طلسم پارہ پارہ ہونے لگا ہے۔ اب عیسائی اکابر خود اعلانیہ لکھ رہے ہیں کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت شکست کھا رہی ہے۔ چنانچہ ایک جرمن اخبار لکھتا ہے:-

"آج افریقہ میں یہ حالت ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک افریقی باشندے کے مقابل ۲۲ افریقی باشندے اسلام قبول کر رہے ہیں۔"

(جرمنی اخبار مجریہ سوئٹزرلینڈ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

ہمارے کام کی وسعت کا تقاضہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہم نے ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے اور یہ کام تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحریک جدید کی طرف زیادہ توجہ دیں اور بیرونی ممالک کو اتنا روپیہ بھجوائیں کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنی تبلیغی جہات کو جاری رکھ سکیں۔"

اس ارشاد کی روشنی میں تحریک جدید دفتر دوم کے مجاہدین اور دوسرے ان احباب کرام سے (جو تحریک جدید میں شامل نہیں) گزارش ہے کہ وہ خدا کے دین کی مدد کے لئے آگے بڑھیں اپنے چندے بڑھائیں اور وعدے پورا کریں خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ان کے مالوں کو بڑھائیگا اور ...

شذرات

شیخ خورشید احمد

المناک قومی سانحے اور ہمارا فرض

مشرقی پاکستان میں طوفان کی وجہ سے انسانی جان و مال کی لرزہ خیز وسیع تباہی اور پھر پی آئی اے کے طیارہ کا المناک حادثہ — یہ دونوں ہمارے وطنِ عزیز کے حد درجہ اندوہناک قومی المیے ہیں جن سے ہمیں گزشتہ چند دنوں میں دوچار ہونا پڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئندہ ہمارے ملک کو اس قسم کے صدمات سے محفوظ و مامون رکھے اور ہمیں ہر آن اپنی رحمتوں اور فضلوں کا مورد بنائے رکھے۔ آمین

اِس قسم کے حادثات کے موقع پر ہمارا دینی۔ قومی۔ اخلاقی اور وطنی فرض ہے کہ ہم محض اظہار رنج و غم پر اکتفا کرنے کی بجائے مصیبت زدگان کی عملی رنگ میں مدد کرنے اور اس طرح ان کے صدمات کو کسی حد تک کم کرنے کی کوشش کریں۔

اِس وقت مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی مدد کے لئے اور پی آئی اے کے طیارہ میں جاں بحق ہونے والے اصحاب کے لواحقین کے لئے جو امدادی فنڈ جاری کئے گئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان میں دل کھول کر حصہ لیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے :-

وبالوالدین احسانا
وبذی القربیٰ والیتمیٰ
والمسٰکین والجار
ذی القربیٰ والجار
الجنب والصاحب بالجنب
وابن السبیل۔
(النسآء ۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ ہی احسان کرنے کی تلقین نہیں کی بلکہ یتیموں اور مسکینوں، ہمسایوں اور غیر ہمسایوں اور مسافروں کے ساتھ بھی احسان کے ساتھ پیش آنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ گویا ہماری ہمدردی کا دائرہ بلا امتیاز سب کے لئے وسیع ہونا چاہیئے اور سفر کے دوران طیارہ میں ہلاک ہو جانے والے مسافروں اور طوفان زدگان کی ہلاکت کے نتیجہ میں جو افراد یتیم اور بے یار و مددگار رہ گئے ہیں ان کی ہر ممکن مدد کرنا بطور خاص ہمارا فرض ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے احباب کو بالخصوص ان امدادی فنڈوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور اس ضمن میں یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ خلق اللہ کی ہمدردی اور مدد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی ایک ضروری شرط قرار دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے شرائط بیعت میں نویں شرط یہ تحریر فرمائی ہے کہ

"عام خلق اللہ کی ہمدردی
میں محض للہ مشغول رہے گا
اور جہاں تک بس چل سکتا
ہے اپنی خدا داد طاقتوں
اور نعمتوں سے بنی نوع کو
فائدہ پہنچائے گا۔"

لمحۂ فکریہ

— ایک مضمون کی چند سطور ملاحظہ ہوں:-

"آج بدھ ازم عیسائیت اور اب تو ہندو ازم تک ہزاروں برس کی فرقہ دارانہ اندرونی دیواروں کو مسمار کرکے ایک عالمی محاذ بننے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا چکے ہیں۔ بھارت میں بدھ جیونتی کے نام سے جو کچھ ہوا اور اب کیا جا رہا ہے رومن کیتھولک چرچ نے جس طرح یہودیت کو اور دو ہزار برس کے سارے فرقوں کو جس طرح اپنا لینے کی کوشش شروع کی ہے کاش یہ بات امت کے فرقہ سازوں کو بھی اپنے عالمی فرض کی طرف متوجہ کر سکے۔ مذکورۃ الصدر ساری تحریکوں کی یہ ایک خصوصیت مشترکہ ہے کہ وہ اس اتحاد جدید کے مشن کو ہنگامی سیاسیات سے بالکل فاصلے پر رہ کر انجام دے رہی ہیں جس کے سبب وہ بہت سی مشکلات سے محفوظ رہتی ہیں۔"

(نوائے وقت ۵ مئی ۶۵ء)

یہ سطور واقعی لمحۂ فکریہ ہے ان سب اصحاب کے لئے جو دنیا کے حالات و تغیرات کو دیکھتے ہیں لیکن کوئی سبق حاصل نہیں کرتے زمانہ کے تقاضوں کا علم رکھتے ہیں مگر کوئی جرأت نہیں پکڑتے اور ان کی کوششیں اور صلاحیتیں اسلام کے تمام نام لیواؤں کو کسی ایک نقطہ پر جمع کرنے کی بجائے ان میں مزید انشقاق و افتراق پیدا کرنے کے لئے برابر وقف ہیں تعجب یہ ہے کہ بظاہر یہ اصحاب بھی اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے ہی نظر آئیں گے لیکن ان کا عمل دوسروں کو اپنانے کی بجائے خود اپنوں کو بھی "دائرہ اسلام سے خارج" کرنے کے لئے وقف ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا حوالہ میں بیان کردہ دوسرا نکتہ بھی قابلِ غور ہے۔ ہمارے ہاں دین کی تجدید و احیاء کے نام پر جتنی تحریکیں اٹھتی ہیں افسوس ہے کہ وہ جلد یا بدیر ہنگامی سیاسیات ہی کی نذر ہو کر رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ دین کی تجدید کے کام کو سیاسیات سے بالا اور علیحدہ رکھنا اشد ضروری ہے اور جماعتِ احمدیہ روزِ اوّل سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر کاربند ہے۔

علماء کے فتووں کا خوف

آج سے پچپن برس قبل ریاست حیدر آباد کے نواب عماد الملک صاحب مرحوم نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ اس ترجمہ کے ساتھ انگریزی میں ایک الگ کتاب بطور مقدمہ لکھی جائے لیکن ایسا کرنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ کیوں یہ جرأت نہ ہوئی؟ اس کا جواب خود نواب عماد الملک صاحب مرحوم کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:-

"ایک الگ کتاب بطور مقدمہ کے لکھی جائے تو نہایت مناسب ہوگی مگر لکھے گا کون؟ میں کبھی اس قسم کی جرأت نہیں کر سکتا مجھے گالیاں سننا۔ تکفیر کے فتوے اپنے نام منتقل کرانا منظور نہیں آجکل کی تحقیقات کے موافق جو کوئی اعتراضاتِ معترضین کا جواب دے گا وہ آپ کے علماء کے نزدیک اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔"

(صدقِ جدید ۱۶۔ اپریل ۶۵ء)

یہ تھی حالت اُس وقت کے علماء کی! کہ ایک معزز تعلیم یافتہ دردمند مسلمان اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب اس لئے دینے کی جرأت نہ کر سکا کہ یہ جوابات اگر علماء کی طبع نازک پر گراں گزرے تو وہ فوراً تکفیر کے فتووں سے اس کا ناک میں دم کر دیں گے اور اسے اسلام ہی سے خارج قرار دیکر رہیں گے۔

موجودہ "وحشت انگیز ماحول"

لائل پور کا ایک اخبار اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھتا ہے:-

"اس وقت جس صورتِ حال سے ہم دوچار ہیں اخبار بین طبقہ اس سے ناواقف نہیں۔ جس ہولناک کثرت سے انسانی شہ رگ کا خون ہمارے شہروں میں بہایا جانے لگا ہے اس سے یہ حقیقت پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ ہم درندگی اور بربریت میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں کہ ہمارے نزدیک انسان کی گردن کاٹنے اس کے پیٹ میں چھرا گھونپنے اور اس کے سینے میں گولی پیوست کرنے کی اہمیت اس سے زیادہ نہیں کہ کوئی کھلنڈرا ابن کھلنڈرا کسی جانور کو اپنے سامنے باندھ کر نشانہ بازی کی مشق کرنے لگے۔ بالفاظ صحیح انسانی جان کا احترام ختم ہو چکا ہے اور ہم میں سے ہر شخص وحشت زدہ اور مبتلائے خوف ہے ...... وحشت انگیز ماحول یکایک پردۂ غیب میں منصۂ شہود پر ظاہر نہیں ہوا بڑی دھیمی رفتار سے اس نے آغازِ سفر کیا۔"

(المنبر لائلپور ۱۴ مئی ۶۵ء)

معاصر نے جس "وحشت انگیز ماحول" کا ذکر کیا ہے وہ واقعی حد درجہ افسوسناک ہے لیکن اس کی دھیمی رفتار کو تیز اور تیز سے تیز تر کرنے میں جن عناصر کا ہاتھ ہے ان میں یقیناً وہ مذہبی حلقے بھی شامل ہیں جو پاکستان کے مختلف فرقوں کے درمیان نفرت و حقارت کا بیج بونے سے کبھی نہیں چوکتے اور ایسے ایسے فتوے شائع کرنے میں بھی تامل نہیں کرتے جن میں دوسروں کو کافر و خارج از اسلام قرار دے کر واجب القتل تک ٹھہرایا جاتا ہے۔

کاش یہ لوگ کبھی اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال کر دیکھیں اور محسوس کریں کہ اس وحشت انگیز ماحول کو پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے میں خود ان کا کتنا دخل ہے۔

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مجلس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے ماہِ اپریل گزر چکا ہے جن مجالس نے ابھی تک اس ماہ کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ ازراہ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

لاماازم کے "مصنوعی خدا" کا عروج و زوال

از مکرم جنید ہاشمی صاحب

(۳)

اڑھائی سال کے بعد جب دلائی لامہ کو تخت نشینی کے لئے جب لہاسہ لے جایا گیا وہ الگ الف لیلہ کا قصہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کارواں کی تفصیل میں سے چند ایک باتیں قارئین کی دلچسپی کا موجب ہونگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چار سالہ دلائی لامہ کا قافلہ دنیا کا امیر ترین کارواں تھا۔ اس میں تبتی اور مسلمان سبھی شامل تھے۔ دس ہزار خچریں اور گھوڑے اکٹھے کئے گئے۔ اناج سامان و اسباب۔ خیمے۔ برتن۔ ہتھیار اور اسلحہ جات کا اندازہ نہیں۔ اس کے علاوہ کارواں کی حفاظت کے لئے سنگانی تبتیوں کی سینکڑوں پر مشتمل فوج کیل کانٹے سے پوری طرح لیس ساتھ ساتھ جارہی تھی۔ دلائی لامہ کے باڈی گارڈ نو سو کی تعداد میں تھے اور پانچ سو مسلمان تجار ہمراہ تھے۔ دن کے وقت دلائی لامہ کی آرام کرسی کو آٹھ آدمی کندھوں پر اٹھاتے تھے۔ اور کندھا دینے کے لئے آدمی پر آدمی ٹوٹا پڑتا تھا اور رات کو کسی کھلی جگہ پر ریشم و کمخواب کے خیموں، گھوڑوں اور خچروں کے اتھانوں کے درمیان گانے بجانے اور رقص و سرود کی محفلیں جمتیں۔ مذہبی مباحثے، دعاؤں اور مناجاتوں اور بھجنوں کی آوازیں بلند ہوتیں۔ یہ سفر پورے پانچ مہینے کوہ ہمالہ کی بلند و بالا برفیلی اور دشوار گزار گھاٹیوں میں جاری رہا۔ نگچو کہ کے مقام پر لہاسہ کی طرف سے استقبال کرنے والوں کا قافلہ آشامل ہوا۔ جس میں تبتی فوج کے افسران اعلیٰ اور معززین ملک اور خانقاہوں کے مذہبی راہنما بھی بنفس نفیس موجود تھے۔ اس طرح اس قافلہ میں مزید بیس ہزار کا اضافہ ہوگیا۔ بچے کو ایک خاص طور پر تیار شدہ تخت پر بٹھایا گیا۔ اور ہر شخص نے تحائف اور نذرانے پیش کئے۔ اور اس کے بدلے اس "مصنوعی خدا" سے برکت حاصل کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس دوران ننھے دلائی لامہ نے اپنی حیران و پریشان ماں سے پوچھا؛ کیا تم ان لوگوں کو جانتی ہو۔ اس نے کہا نہیں بچے یہ سب اجنبی لوگ ہیں۔ لیکن چار سالہ دلائی لامہ نے کہا۔ لیکن میں تو ان سب کو پہچانتا ہوں۔ سب کو جانتا ہوں۔ چوتھے روز یہ کارواں پھر اپنی منزل لہاسہ کی طرف روانہ ہوا۔ اب لاکھوں افراد اپنے مصنوعی خدا کے جلو میں تھے اور رنگ و نور کا یہ دریا نشیب و فراز کوہ میں موجزن تھا۔ آٹھویں دن قائم مقام دلائی لامہ کی مشہور خانقاہ ریتر نگ میں ٹھہرا پھر آخری چھ روز کا سفر شروع ہوا۔

اب تمام راستہ کے انچ انچ پر پرجوش عوام کا ہجوم تھا۔ بالآخر جب یہ کارواں اپنے آخری مرحلے پر دارالحکومت تبت لہاسہ میں وارد ہوا تو تمام آبادی میں مسرت و انبساط اور جشن و شادمانی کے شادیانے بجنے لگے اور ننھے دلائی لامہ کو نور بنگلہ کے "جیول پارک" میں پہنچا دیا گیا۔ اور باقاعدہ تخت نشینی کی تیاریاں زور و شور سے شروع کردی گئیں۔ بیس لامے بچے کی تعلیم و تدریس اور آداب و مراسم سکھانے پر مامور کئے گئے۔ ہر طرف محافظین اور خادمین متعین کئے گئے۔ نئے سال کے پہلے ہفتہ میں تخت نشینی کی رسومات ادا کی گئیں۔ جشن تخت نشینی کی تفصیل بجائے خود ایک پرستان کی کہانی معلوم دیتی ہے۔ نایاب اور بیش قیمت پرانے تاریخی ملبوسات۔ رنگا رنگ کے ریشمی پردے اور سجاوٹ کے سامان۔ سونے چاندی کے جڑاؤ ظروف و زیورات اور انواع و اقسام کے نادر تحائف و نذرانے دلائی لامہ کے حضور میں نہایت عجز و انکسار سے پیش کئے گئے۔ دربار ہال میں پانچ ہزار منتخب نمائندگان اپنی اپنی زرق برق وردیوں میں آنکھیں جھکائے خاموشی سے کھڑے تھے۔ جب دلائی لامہ تخت نشین ہوا تو طبل و نقاروں سے اس سنہری تخت کی عظمت و بقا کا ترانہ گایا گیا۔ اور سب نے یکزبان ہوکر معاہدے کو دہراتے ہوئے دلائی لامہ کو اپنا خدائے برتر و بالا تسلیم کیا۔ وزیر اعظم نے آگے بڑھ کر کدک (روایتی رومال) بطور اطاعتی نشان پیش کیا جس میں قدیم زمانے کی دستاویز اور مقدس کتاب بندھی تھی۔ یہ قبول کرنے کے ساتھ ہی چار سالہ "چودھواں دلائی لامہ سرزمین تبت کا روحانی و جسمانی حاکم اعلیٰ" بن گیا۔

اس کے بعد مہمان اور غیر ملکی سفیروں کی باری آئی۔ ننھے دلائی لامہ کا صبر و استقلال اور ہمت و سنجیدگی قابل داد تھی۔ غیر ممالک کے تحفے بھی اپنی قیمت اور ندرت کے قابل ذکر ہیں۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے چین سے ریشم و سنجاب اور طلائی تحفہ بھیجا تھا۔ برطانوی نمائندہ نے بھی نادر اشیاء اور نایاب کتب کے علاوہ بادشاہ کی دستخط شدہ تصویر اور چاندی کا ایک جہاز پیش کیا۔ لیکن ساتھ اسے بچہ سمجھتے ہوئے ایک ٹرائی سکل اور موٹر بوٹ کھلونا اور ایک مصنوعی بلبلوں کا پنجرہ بھی دیا۔ حالانکہ اب دلائی لامہ کو کھیلنے کی کہاں فرصت تھی۔ اس کا ایک ایک لمحہ اب رعایا اور ملک کے امور و معاملات میں کٹنے لگا۔ اس کے بعد دلائی لامہ کی رہائش ایک ہزار کمروں پر مشتمل "پوٹالہ محل" میں تھی۔

لاماازم مذہبی عقائد کے لحاظ سے اگرچہ ہندومت سے زیادہ بدھ مت سے ملتا جلتا ہے تاہم بدھ مت سے بھی الگ یہ ایک قسم کی پیر پرستی یا پروہت پرستی ہے۔ لاماازم میں تناسخ کا مسئلہ بڑی سختی سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ زندگی کے چکر میں پیدائش کے بعد دوسری پیدائش پر یقین کیا جاتا ہے اور نجات کا راستہ صرف تین طریقوں سے مل سکتا ہے۔ یعنی بدھ، دھرم اور پروہت ہی نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ بدھ مت میں نجات کے صرف دو طریقے رائج تھے۔ ایک تو روح کی صفائی یعنی انسان گہرا مطالعہ اور پھر غور و فکر کرے حتیٰ کہ منطقی طور پر صداقت حاصل کرلے۔ اور اسے روشنی مل جائے۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ انسان اپنے مرشد سے ہدایت حاصل کرے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرے اور منتر و عملیات کا ورد کرے۔ اس طرح نجات حاصل کرلے۔ گویا بدھ مت والے روحانی عوامل پر نجات کا دارومدار رکھتے تھے اس طرح قسمت کے چکر سے ایک شخص انفرادی طور پر نجات حاصل کرسکتا تھا اسے ہنایان (چھوٹی سواری) سے موسوم کرتے ہیں۔ اور دوسرا مہایان (بڑی سواری) نہ صرف انفرادی نجات کے لئے تھا بلکہ تمام زندہ مخلوق کی نجات کے لئے ممد ثابت ہوتا تھا۔ ایسے عاملوں کو بودھی ستوہ کہتے تھے یعنی وہ دوسروں کی نجات کا باعث بھی بنتے تھے۔ لاماازم مہایان (بڑے چکر) کے قائل ہیں جو پروہتوں کی تعلیمات، مذہبی رسومات اور منتر یا جادو ٹونے کرکے نجات حاصل کرنے پر یقین رکھتے تھے۔ اسی لئے ان میں لاموں اور خصوصاً دلائی لاموں کی گویا پرستش کی جاتی تھی۔ اور وہ اپنے تصور میں بنائے ہوئے خدا سے ہر وقت بلا واسطہ کلام کرسکتے تھے۔ صرف اگر سچے دل سے "اوم منی پدمے ہم" (کنول کے اندر والے جوہر کو سلام) کا نعرہ بلند کریں۔ یہ منتر جان بوجھ کر ذو معنی رکھا گیا ہے تاکہ ہر کوئی اپنے اپنے خیال کے مطابق اس سے استفادہ کرسکے۔ الغرض تبت کے لوگوں کا مذہب ہی ان کی زندگی تھی۔ اور جن ریزی کی دلائی لامہ کی صورت میں بعثت گویا بدھ کی نمائندگی تھی۔ وہ دھرم کا رکھوالا، پروہتوں کا استاد تھا۔ گویا کہ وہ ہر شخص کی زندہ روح اور ان کی طرز معاشرت کی علامت ہے۔

بہرحال یہ چار سال کا بچہ بڑے بڑے قابل اور لائق اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کرتا رہا اور بڑھتا رہا۔ یہاں تک ۱۹۵۹ء میں تاریخ نے یکایک ایک پلٹا کھایا اور دیکھتے دیکھتے تبت کی براق سر بفلک وادیوں میں سیاست و انقلاب کے گھٹا ٹوپ اندھیرے بادل چھا گئے۔

یہ حالات ہمارے سامنے ہیں۔ ایک اندھیری رات میں دلائی لامہ اپنے خاندان گھریلو خادموں اور چند وفادار باڈی گارڈوں کی معیت میں محل کے ایک خفیہ راستہ سے فرار ہوا۔ اور لہاسہ شہر سے باہر پُر خطر راستوں اور دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرتا ہوا ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گیا۔ اس وقت اس کی عمر صرف ۲۵ برس تھی۔ اگرچہ تبت کا اس طرح غیر حکومت کی تحتی میں چلا جانا بیسویں صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ لیکن یہ "مصنوعی خدا" بھی نہ اپنے ملک کو بچا سکا۔ اور نہ لوگوں کے ابتلاء کو دُور کرسکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے۔ پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کی تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہوسکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے۔ اسی کی شناخت کے بارہ میں صرف چند بے ہودہ قصوں پر حصر رکھے۔ اور وہ اندھا نہیں رہنا چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چھپ گئی ہے۔ اور جو لوگ دنیا کی لذات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پرواہ رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں۔ کیونکہ دنیا کے بت کے آگے وہ سرنگوں ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بت سے رہائی پانے اور دائمی اور سچی لذت کا طالب ہو۔ وہ صرف قصوں والے مذہب پر خوش نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس سے کچھ تسلی پاسکتا ہے۔ ایسا شخص محض اسلام میں تسلی پائیگا۔ اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی)

وصیّت

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۷۹ :- میں ارشاد حسین ولد احمد حسین قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ تجارت کے کام میں مدد دیتا ہوں اور مجھے مبلغ -/۳۰ روپیہ ماہوار والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہی وصیت میری آئندہ اور بوقت وفات جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ارشاد حسین موصی ۸ ۱۱/۶۵ گواہ شد یوسف حسین ولد احمد حسین صاحب مومن منزل سعید آباد حیدرآباد دکن ۸ ۱۱/۶۵ گواہ شد مولوی احمد حسین ولد مولوی مومن حسین صاحب مومن منزل سعید آباد حیدرآباد دکن ۸ ۱۱/۶۵۔

ضروری اعلان :- ایک شخص مسمی سید عبدالقادر جماعتوں میں چکر لگاتا پھرتا ہے اور احباب کو دھوکہ دے رہا ہے اس کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں تمام دوست اس سے ہوشیار رہیں اور اس کی حرکات سے مرکز کو باخبر رکھیں۔

(ناظر امور عامہ)

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات

۲۸ مئی کی بجائے ۱۸ جون کو ہوں گے

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال۔ بدر اطفال) ۲۸ مئی کو ہونے تھے مگر بہت سی مجالس کی درخواست پر محترم صدر صاحب کی اجازت سے ۱۸ جون تک ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ تا عہدیداران اور والدین بچوں کو کماحقہ علمی اور عملی تیاری کرا سکیں۔

ان امتحانات کا جوابی نصاب "کامیابی کی راہیں" دوبارہ چھپوایا جارہا ہے۔ چاروں حصوں کے سیٹ کی قیمت -/۲ روپے ہے۔ آپ کو جتنے سیٹ درکار ہوں۔ فوراً لکھیں۔ اسی ماہ میں آپ کو یہ کتب مل جائیں گی۔ انشاء اللہ

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ کیلئے

چار ہزار روپے کی ضرورت

-/۴۰۰۰

تعمیر فنڈ انصار اللہ کے لئے چار ہزار روپے کی فوری ضرورت ہے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اس سلسلہ میں۔ جہلم۔ گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع کا دورہ کیا۔ ان کے ذریعہ جو چندہ وصول ہوا ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں دعا کی غرض سے شائع کی جارہی ہے۔ حضرت مولوی صاحب جواں ہمتی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔

۱-	انصار اللہ جہلم ... ۱۰۰ روپیہ	۶-	انصار اللہ گوجرانوالہ شہر ... ۱۰۰ روپیہ
۲-	" محمود آباد ضلع جہلم ... ۵۰ روپے	۷-	مکرم چوہدری محمد الدین صاحب " ... ۱۰۰ "
۳-	" کھاریاں ضلع گجرات ... ۱۰۰ روپیہ	۸-	اقبال محمد خانصاحب لدھیانوی " ... ۱۰۰ "
۴-	" گجرات ... ۱۰۰ "	۹-	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم اقبال محمد خانصاحب لدھیانوی گوجرانوالہ ... ۱۰۰ "
۵-	" وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ... ۱۰۰ "		

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ طلباء۔ واقفین زندگی

ایسے واقفین زندگی طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے یا گزشتہ سال میٹرک پاس کر چکے ہیں۔ لیکن ان کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا۔ نیز ایسے واقفین زندگی طلباء بھی جو ایف۔ اے۔ ایف ایس سی۔ بی۔ اے۔ بی ایس سی یا ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ۔ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

زعمائے انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا ایک تہائی حصہ گزر چکا ہے تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے بجٹ اور وصولی کا جائزہ لیں۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اشاعت لٹریچر انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ نے اس سال کے لئے اشاعت لٹریچر کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا۔ مجلس انصار اللہ لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں مفید کام کر رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ کی یہ رقم جلد از جلد فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۲۵ مئی۔ قاہرہ کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق الکردی قبرستان میں جہاں پی آئی اے کے اس بدقسمت طیارے کے مسافروں کو دفن کیا گیا ہے جو گزشتہ جمعرات کو گر کر تباہ ہو گیا تھا ایک یادگار کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ یہ یادگار پاکستانی سفارت خانے کی طرف سے قاہرہ کے گورنر کے تعاون سے تعمیر کی جا رہی ہے۔ یہ یادگار ایک چبوترے اور ستون کی صورت میں بنائی جائے گی۔ اور اس کے چاروں طرف خوبصورت باغ لگایا جائے گا۔

اس قبرستان میں ۱۰۹ افراد کو سپرد خاک کیا گیا ہے جن کے لئے ۲۰ قبریں بنائی گئی ہیں لاشوں کو تابوت میں بند کر کے دفن کیا گیا ہے ہر تابوت میں چار پانچ لاشیں رکھی گئی ہیں خواتین کے لئے علیحدہ قبریں بنائی گئی ہیں

دریں اثناء طیارہ کے حادثے میں زخمی ہونے والے آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہے ہیں اور خیال ہے کہ انہیں ایک ہفتہ تک ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن واپس جا سکیں گے۔ اس وقت قاہرہ میں چھ زخمی زیر علاج ہیں جو پاکستانی باشندے ہیں ان میں سے دو آگ سے جھلس گئے ہیں اور ایک مسافر کا ذہنی توازن درہم برہم ہو گیا ہے۔ ایک زخمی ظہور الحق کے جسم پر کوئی خراش نہیں آئی۔ انہیں چند روز میں ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا۔

○ نیویارک ۲۵ مئی۔ یہاں سینکڑوں افراد نے ویٹ نام اور ڈومینکن کے بارے میں امریکی پالیسی کے خلاف مظاہرے کئے۔ مظاہرین اسٹور اور ہوٹل کے سامنے جمع ہو گئے اور صدر جانسن کے خلاف نعرے لگائے۔ صدر جانسن اس ہوٹل میں ایک تقریب میں شرکت کرنے آئے ہوئے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو ہوٹل کے قریب آنے سے روکا۔

○ کانپور ۲۵ مئی۔ کانپور کے نواحی موضع پکاری میں گزشتہ روز ایک مکان کو آگ لگ گئی جس میں ایک عورت اور دو کمسن بچے جل کر ہلاک ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپے بتایا جاتا ہے۔ اس میں تقریباً تین ہزار روپے کا غلہ بھی شامل تھا۔ فائر بریگیڈ کا عملہ چار گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہوا۔

○ نئی دہلی ۲۵ مئی۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین نے بھارت کی کوہ پیماؤں کی فاؤنڈیشن کے صدر سکھیر کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ بھارتی ٹیم نے جمعرات کے روز دنیا کی سب سے بڑی چوٹی ایورسٹ کو سر کر لیا۔

○ تہران ۲۵ مئی۔ بھارت کا ایک وفد ایران پہنچ گیا۔ جو ایران سے ڈیڑھ لاکھ ٹن الیی دہات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جس سے فولاد صاف کیا جاتا ہے اسے وزیگا پٹم کے مجوزہ فولاد کے کارخانے میں استعمال کیا جائے گا۔ بھارتی وفد یہ کوشش بھی کرے گا کہ ایران بھارت کو ستر لاکھ ٹن زنک اور سالانہ فراہم کیا کرے۔

درخواست دعا

برادرم چوہدری غلام احمد صاحب کو لاری کے حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ کل ان کو علاج کی غرض سے لائل پور کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے ۶۵/۵/۲۷ کو اپریشن ہو گا برادرم کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے تشویش کا اظہار کیا ہے تکلیف بہت زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور کامل شفا سے نوازے۔

(اقبال احمد۔ دفتر خدمت درویشان ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں امریکہ کے ایک ادارہ کی گستاخی!

امریکہ میں مقیم احمدی مبلغینِ اسلام کی طرف سے زبردست احتجاج

امریکہ میں ہمارے مشن کی طرف سے آمدہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ THE EPILEPSY FOUNDATION OF WASHINGTON کے تحت کلیولینڈ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں EPILEPTIC (مرگی کے مریض) لوگوں کی تصاویر بنا کر ان کے ناموں کے ساتھ نمائش میں آویزاں کی گئیں۔ یہ امر انتہائی دل خراش ہے کہ ان تصاویر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی تھی اتفاق سے ایک احمدی ڈاکٹر مکرم ایم ایچ ساجد اس کانفرنس میں موجود تھے۔ انہوں نے اسی وقت سیکرٹری کانفرنس کے پاس زبردست احتجاج کیا اس کے بعد جب امریکہ میں مقیم احمدی مبلغین اسلام کو اس دل خراش خبر کا علم ہوا تو انھوں نے نہ صرف خود زبردست احتجاج کیا بلکہ اسلامی حکومتوں کے سفارت خانوں اور اسلامک سنٹر کے ڈائریکٹر کو بھی اس طرف توجہ دلائی۔

مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ واشنگٹن نے اپنے ۵ رمئی کے احتجاجی مراسلے میں مذکورہ بالا ادارہ کے ڈائریکٹر کو لکھا کہ ان کی طرف سے منعقدہ نمائش میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مصنوعی تصویر آویزاں کرکے اور پھر ستم بالائے ستم حضورؐ کو EPILEPETIC ظاہر کرکے دنیائے اسلام کے جذبات کو انتہائی طور پر مجروح کیا گیا ہے اور انہیں ناقابل بیان اذیت پہنچائی گئی ہے لہذا ہم اس ناپاک جسارت کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی شان اقدس میں اس گستاخی کا تدارک کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہر مسلمان کے لئے انتہائی درجہ قابلِ احترام ہے لہذا آپ کی مطہر و مقدس شخصیت کے بارے میں ایسی تحریر اور اس کی اشاعت ہر گوشۂ عالم کے مسلمانوں کے دلوں میں شدید رنج والم اور غم و غصہ کی لہر دوڑ جانے کا موجب ہوئی ہے۔ ہم ادارے سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپؐ کی تصویر اس لٹریچر سے حذف کی جائے۔

اس احتجاجی مراسلہ کے جواب میں ادارہ مذکور کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر چارلس گرام نے عذر گناہ بدتر از گناہ کے طور پر معذرت کرتے ہوئے لکھا کہ "اس اشاعت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے بارے میں ہتک یا گستاخی مقصود نہ تھی بلکہ یہ دکھانا مقصود تھا کہ یہ مرض بڑی شخصیت بننے کی راہ میں حائل نہیں تاہم انھوں نے مزید لکھا کہ میں اس پر معذرت کرتا ہوں اور میں نے ہدایت کر دی ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام اور تصویر کو اس لٹریچر سے حذف کر دیا جائے"

اس رپورٹ سے عیاں ہے کہ اس وقت احمدی مبلغین اسلام کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدافعتِ اسلام اور پاسبانیٔ ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

ضروری اعلان

یکم جون سے ربوہ اور لاہور کے درمیان رعایتی واپسی ٹکٹ شروع ہو جائیں گے۔

تمام حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

(اسٹیشن ماسٹر ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم قریشی مقبول احمد صاحب سابق مبلغ آئیوری کوسٹ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے کے بعد دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرماوے آمین

(صفیہ یوسف۔ اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب کی ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد خان صاحب کا نشتر ہسپتال ملتان میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے

احباب جماعت کاملہ و عاجلہ صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

بھارت سے ہماری جنگ زندگی اور موت کی جنگ ہو گی

پاکستان فتح حاصل کرنے کے لئے آخر دم تک لڑتا رہے گا۔ صدر ایوب

واہ ۲۶ مئی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ اگر بھارت نے ہم پر جنگ مسلط کی تو پاکستان اس وقت تک لڑتا رہے گا جب تک مکمل فتح حاصل نہ کرلے۔ انھوں نے کہا کہ جنگ زندگی اور موت کی جنگ ہوگی اور اس میں ہمیں فتح حاصل کرنا ہی ہوگی۔ وہ راولپنڈی سے بیس میل دور واہ آرڈیننس فیکٹری کے کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے تین گھنٹہ تک فیکٹری کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا۔ انھوں نے چھوٹے اسلحہ اور بڑے دہانے کی توپوں کی تیاری کے مختلف مرحلے دیکھے اس کے علاوہ صدر کو وہ شعبہ بھی دکھایا گیا جہاں پر خودکار اسلحہ تیار کیا جاتا ہے

صدر ایوب نے کہا کہ یہ بڑی حوصلہ افزا بات ہے کہ جب سے نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے آپ دن رات اسلحہ تیار کر رہے ہیں خدا کا شکر ہے کہ پاکستانیوں کو اپنے ملک اور اپنے مستقبل پر اعتماد ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے اسلحہ سازی کے کارخانے جدید ترین اسلحہ اور خصوصاً وہ ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں جو دفاع کے لئے بڑے ضروری ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ شکر کا مقام ہے کہ اسلحہ سازی میں پاکستان بڑی حد تک اپنے وسائل پر انحصار کر رہا ہے اور اسے بہت کم بیرونی امداد کی ضرورت رہ گئی ہے

انھوں نے کہا ہم جنگ نہیں چاہتے کیونکہ پاکستان کو اقتصادی ترقی کے لئے امن کی ضرورت ہے غیر ملکی حکومت کی وجہ سے ہم اس میدان میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور ہمیں بہر حال اس خلا کو پورا کرنا ہے

صدر نے کہا کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا لیکن اگر بھارت نے اس پر جنگ مسلط کرنے کی غلطی کی تو ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک فتح حاصل نہ کرلیں۔ بھارت سے ہماری جنگ زندگی اور موت کی جنگ ہوگی اور ہمیں ایسے شکست دینا ہی ہوگی جو اس کے لئے کمر توڑ ثابت ہوگی۔

صدر نے کہا اگر پاکستان پر جنگ ٹھونسی گئی تو ہمارے لئے زندگی اور موت کا سوال ہوگا اور ہم اسے جیتنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

محترم لیفٹنٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ــــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ کرنل مبارک احمد صاحب (جو محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کے داماد ہیں) کے والد محترم لفٹنٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ ۲۱ اور ۲۲ رمئی ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات مردان میں وفات پا گئے اِنّا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۸۰ سال سے اوپر تھی۔

کرنل مبارک احمد صاحب اور ان کے دیگر برادران مرحوم کا جنازہ مورخہ ۲۳ رمئی کی صبح کو بذریعہ ٹرک مردان سے ربوہ لائے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دفاتر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مرحوم کے سمدھی محترم میاں غلام محمد صاحب اختر نے دعا کرائی۔

مرحوم اپنے زمانہ طالب علمی میں جب کہ آپ کی عمر ۱۹ سال تھی ۱۹۰۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے بہت نیک مخلص عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک علی الترتیب فوج پولیس اور محکمہ جیل خانہ جات میں ملازم رہے ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں سکونت اختیار کی اور وہاں محلہ دار البرکات کے صدر کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے۔ علاوہ ازیں کئی سال تک نور ہسپتال قادیان میں آنریری طور پر طبی خدمات سر انجام دیں۔ خدمت خلق کا جذبہ آپ میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ خود اپنے گھر پر اور مریضوں کے گھروں پر جا جا کر بھی مریضوں کو دیکھتے اور نہایت بشاشت کے ساتھ بلا معاوضہ ان کا علاج کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے آپ نے پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں مکرم چوہدری محمد احمد صاحب واقف زندگی کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ آپ کے سب سے بڑے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحومؓ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین